آسان عروض اور شاعری کی بنیادی باتیں

سبق۔۱۸

سرور عالم راز سرورؔ

تمہید: اس قسط میں اُردو کی اُن بحروں کا بیان جاری رکھا جائے گا جو ہمارے یہاں صرف اپنی مزاحف شکلوں میں ہی مستعمل ہیں۔ یوں تو کہنے کو اُردو میں اُنیس (۱۹) بحریں استعمال ہوتی ہیں لیکن دیکھا جائے تو دراصل صرف پندرہ (۱۵) بحریں ہی ایسی ہیں جو کسی قابل ذکر تعداد میں باندھی گئی ہیں۔ چار بحریں ایسی ہیں جن کی جانب اُردو شاعروں نے شاذ و نادر ہی توجہ دی ہے یہاں تک کہ دو ایک بحروں کی مثالیں تلاش کرنا جوئے شیر لانے سے کسی طرح کم نہیں ہے۔ ان چار بحروں (بحر جدید، بحر وافر، بحر قریب اور بحر مقتضب) کو بھی زیر نظر سبق میں بحر مجتث کے ساتھ شریک کر لیا گیا ہے تاکہ مضمون مناسب ضخامت کا رہے اور زیادہ سے زیادہ مواد اس میں دیا جا سکے۔ ان قلیل الوقوع بحروں پر الگ سے مضمون لکھنا تحصیل لا حاصل کے مترادف ہے۔

بحر مجتث

مجتث۔۱: تقریب

بحر مجتث بھی اُردو میں اُن بحروں میں سے ایک ہے جو اپنی سالم شکل میں کبھی نہیں لکھی گئی ہیں اور صرف اپنی مزاحف شکلوں میں ہی استعمال ہوئی ہیں۔ عربی میں یہ بحر مسدس الاصل ہے لیکن فارسی اور اُردو میں مثمن بھی استعمال ہوئی ہے بلکہ اُردو میں یہ مثمن شکل میں ہی بیشتر مستعمل ہے۔ اس کی چند مزاحف شکلیں بہت مقبول ہیں لیکن اکثر شکلیں کم ہی لکھی گئی ہیں اور کچھ پر کسی نے ایک بھی غزل نہیں لکھی۔ ڈاکٹر جمال الدین جمالؔ اس کا وقوع اُردو میں کم و بیش گیارہ فی صد بتاتے ہیں یعنی سو غزلوں میں سے گیارہ اس بحر میں کہی گئی ہیں۔ اس لحاظ سے اس بحر کو اُردو کی ایک مقبول بحر کہا جا سکتا ہے۔ بحر مجتث کی مزاحف شکلوں میں سے بھی دو تین شکلیں نسبتاً زیادہ استعمال ہوئی ہیں۔ مثالیں آگے آ رہی ہیں۔

مجتث۔۲: تفعیل

بحر مجتث کی تفعیل میں کتابوں میں اختلاف نظر آتا ہے۔ایک لمحہ کے لئے یہ مبتدی کو الجھن اور ذہنی خلفشار میں مبتلا کر دیتا ہے لیکن اگر یہ یاد رکھا جائے کہ اس اختلاف سے کوئی فرق نہیں پڑتا ہے تو یہ قابل قبول ہو جاتا ہے یا کم سے کم اس کو برداشت تو کیا ہی جاسکتا ہے۔علمائے عروض میں اس اختلاف کی وجہ معلوم نہ ہو سکی۔بہرکیف جو تفاعیل ملتی ہیں وہ حسب ذیل ہیں:

مستَفعِلُن فاع لاتُن مستَفعِلُن فاع لاتُن (درسِ بلاغت: شمس الرحمٰن فاروقی)

مُس تفعِ لُن فاعِلاتُن فاعِلاتُن (تفہیم العروض: ڈاکٹر جمال الدین جمالؔ)

مُس تفعِ لُن فاعِلاتُن مُس تفعِ لُن فاعِلاتُن (چراغِ سخن: مرزا یاسؔ عظیم آبادی۔بحر الفصاحت: مولانا نجم الغنی نجمی)

اس بحر میں فاع لاتُن منفصل بھی لکھا ہوا ملتا ہے اور متصل بھی۔لیکن عام طور پر اس کو فاعلاتُن ہی لکھا اور باندھا جاتا ہے اگرچہ فاع لاتن کی بندش بھی ملتی ہے۔یہی کیفیت مُستفعِلُن کی ہے کہ یہ منفصل بندشوں میں بھی ملتا ہے اور متصل استعمال میں بھی۔ان نزاکتوں کی ضرورت مضامین کے اس سلسلہ میں نہیں سمجھی گئی۔سب حالتیں ہمیں قبول ہیں اور ہم اسی بنیاد پر یہاں گفتگو بھی کریں گے۔

مجتث۔۳: زحافات

تفاعیل کے ضمن میں اختلاف کی جو صورت علمائے عروض میں نظر آتی ہے وہی زحافات میں بھی ہے۔ہم اپنے اختیار کئے ہوئے موقف کی تائید میں درج ذیل سب زحافات قبول کرتے ہیں جو مختلف کتابوں میں درج ہیں:

تفہیم العروض سے: مُفاعِلُن؛ مُستَفعِلُ؛ مُتَفعِلُ؛فَعِلاتُن؛ فاعلاتُ؛فعلاتُ؛فعِلن؛فاعِلن؛فَعَل؛فع؛فاع

چراغِ سخن سے: فاعِلاتُن؛فَعِلاتن؛فاعِلاتُ؛فاعلات؛فاعِلن؛مفعولن؛فَعَل؛فاع؛فَع؛فَعِلات؛فَعِلن؛فَعِلان؛فَعِلن؛فَعَلیان؛فَعلان؛مفعولان؛مفاعِلن؛مس تفعِلُ؛مفعوُلن؛مفاعیلُ؛فعولن

یہاں یہ بات واضح کر دینا مناسب ہے کہ اوپر لکھے ہوئے زحافات میں سے بہت سے اُردو میں مستعمل نہیں ہیں۔علاوہ ازیں کچھ ایسے بھی ہیں جن کا استعمال مصرعے کی روانی اور موسیقیت کو مجروح کرتا ہے۔شاید یہی

وجہ ہے کہ بحر مجتث کے زحافات کی تعداد کے باوجود ہمارے یہاں بہت ہی کم زحافات کا استعمال کیا گیا ہے جیسا کہ آنے والی مثالوں سے واضح ہو جائے گا۔

مجتث۔۴: تفاعیل

(۱) مُستَفعِلُن فاعِلا تن مُستَفعِلُن فاعِلا تن

(۲) مُستَفعِلُن فاعِلا تن فاعِلا تن

(۳) مُستَفعِلُن فاعِلا تنُ مُستَفعِلُن

(۴) مُفاعِلن فَعِلا تن مُفاعِلُن فَعِلا تُن

(۵) مُفاعِلُن فَعِلا تُن مُفاعِلُن مَفعُوْلن

(۶) مُفاعِلُن فَعِلا تُن فَعِلا تُن

(۷) مُفاعِلُن فَعِلا تُن مُفاعِلُن

(۸) مفاعلن فعلاتن مفاعلن فعلن

(۹) مفاعلن فعلاتن مفاعلن فَعِلُن

(۱۰) مفاعلن فعلاتن مفاعلن فعلان

(۱۱) مفاعلن فعلاتن مفاعلن فَعِلان

(۱۲) مفاعلن فعلاتن مفاعلن فَعَل

(۱۳) مفاعلن فعلاتن مفاعلن فع

(۱۴) مفاعلن فعلاتن مفاعلن فاع

(۱۵) مفاعلن فعلاتن مفاعلن

(۱۶) مفاعلن فعلاتن مفاعلان

مجتث۔ ۵ : بحر مجتث کے اشعار کی تقطیع

سفر ہے شرط مسافر نواز بہتیرے
مفاعلن فعلاتن مفاعلن فعلن
ہزار ہا شجر سایہ دار راہ میں ہے
مفاعلن فعلاتن مفاعلن فعلن
(خواجہ حیدر علی آتش)

گذشتہ خاک نشینوں کی یادگار ہوں میں
مفاعلن فعلاتن مفاعلن فعلن

مٹا ہوا سا نشان سرِ مزار ہوں میں
مفاعلن فعلاتن مفاعلن فعلن
(لا اعلم)

ہوئی یہ سامنے اُس لب کے آب آب شراب
مفاعلن فعلاتن مفاعلن فعلن
کہ لوگ پینے لگے ہیں بجائے آب شراب
مفاعلن فعلاتن مفاعلن فعلن
(لا اعلم)

ہر ایک بات پہ کہتے ہو تم کہ تو کیا ہے
مفاعلن فعلاتن مفاعلن فعلن

تمہیں کہو کہ یہ اندازِ گفتگو کیا ہے

مفاعلن فعلاتن مفاعلن فعلن

(مرزا غالبؔ)

تم آئے ہو نہ شبِ انتظار گزری ہے

مفاعلن فعلاتن مفاعلن فعلن

تلاش میں ہے سحر بار بار گزری ہے

مفاعلن فعلاتن مفاعلن فعلن

(فیض احمد فیضؔ)

شبِ فراق ہے اور نیند آئی جاتی ہے

مفاعلن فعلاتن مفاعلن فعلن

کچھ اس میں اُن کی توجہ سی پائی جاتی ہے

مفاعلن فعلاتن مفاعلن فعلن

(لا اعلم)

نہ ابتدا کی خبر ہے نہ انتہا معلوم

مفاعلن فعلاتن مفاعلن فعلن

رہا یہ وہم کہ ہم ہیں سو وہ بھی کیا معلوم

مفاعلن فعلاتن مفاعلن فعلن

(فانؔی بدایونی)

خدا کے واسطے داد اِس جنونِ شوق کی دینا

مفاعلن فعلاتن مفاعلن فعلاتن

کہ اس دَر پر پہنچتے ہیں نامہ بر سے ہم آگے

مفاعلن فعلاتن مفاعلن فعلاتن

(مرزا غالبؔ)

عجب نشاط سے جلاد کے چلے ہیں ہم آگے

مفاعلن فعلاتن مفاعلن فعلاتن

کہ اپنے سایے سے سر پاؤں سے ہے دو قدم آگے

مفاعلن فعلاتن مفاعلن فعلاتن

(مرزا غالبؔ)

چھری جو اپنے کلیجے کے پار کر نہیں سکتے

مفاعلن فعلاتن مفاعلن فعلاتن

وہ عشق تجھ سے کبھی چشمِ یار کر نہیں سکتے

(مداحؔ پھپوندوی)

کوئی یہ شکوہ سرایانِ جور سے پوچھے

مفاعلن فعلاتن مفاعلن فعلن

وَفا بھی حسن ہی کرتا تو آپ کیا کرتے

مفاعلن فعلاتن مفاعلن فعلن

(سیمابؔ اکبرآبادی)

ندیمؔ میں کبھی اظہارِ مدعا نہ کروں گا

مفاعلن فعلاتن مفاعلن مفعولن

مگر وہ بہرِ خدا یہ غزل تو سنتے جائیں

مفاعلن فعلاتن مفاعلن مفعولن

(احمد ندیؔم قاسمی)

نہ جانے کون سی منزل میں ہے وہ دَور کہ جس میں

مفاعلن فعلاتن مفاعلن مفعولن

نہ کاروبار گدائی نہ اہتمام خدائی

مفاعلن فعلاتن مفاعلن مفعولن

(حفیؔظ ہوشیار پوری)

بڑے مزے سے گزرتی ہے بے خودی میں امیؔر

مفاعلن فعلاتن مفاعلن فعلن

خدا وہ دن نہ دکھائے کہ ہوشیار ہوں میں

مفاعلن فعلاتن مفاعلن فعلن

(امیؔر مینائی)

یہ آرزو ہے کہ اُس بے وفا سے یہ پوچھوں

مفاعلن فعلاتن مفاعلن فعلان

کہ میرے بے مزہ رکھنے میں کچھ مزا بھی ہے

مفاعلن فعلاتن مفاعلن فعلان

(انعام اللہ یقیںؔ)

- - - - - - - - - - - - -

تمھیں کہو کہ گزارا صنم پرستوں کا

مفاعلن فعلاتن مفاعلن فعلان

بتوں کی ہو اگر ایسی ہی خو تو کیوں کر ہو

مفاعلن فعلاتن مفاعلن فعلن

(مرزا غالبؔ)

- - - - - - - - - - - -

ثواب خلد بریں کیا، عذاب دوزخ کیا

مفاعلن فعلاتن مفاعلن فعلن

ترے خطاب کی ٹھنڈک، ترے عتاب کی آنچ

مفاعلن فعلاتن مفاعلن فعلان

(فراقؔ گورکھپوری)

اب اس سے بڑھ کے بھی معراج نارسائی کیا ہو

مفاعلن فعلاتن مفاعلن مفعولن

مجھے گلے سے لگائیں مگر سمجھ میں نہ آئیں

مفاعلن فعلاتن مفاعلن مفعولن

(ندیمؔ احمد قاسمی)

یہ دل کی خوبیٔ قسمت یہ تیرے غم کا مقدر

مفاعلن فعلاتن مفاعلن مفعولن

زماں زماں بے تابی، جہاں جہاں رُسوائی

مفاعلن مفعولن مفاعلن مفعولن

موافقت میں عناصر کی گر نفاق نہ ہوتا

مفاعلن فعلاتن مفاعلن فعلاتن

فراق روح کا قالب سے اتفاق نہ ہوتا

مفاعلن فعلاتن مفاعلن فعلاتن

دِلا یہ دَرد ِالم بھی تو مغتنم ہے کہ آخر

مفاعلن فعلاتن مفاعلن فعلاتن

نہ گریۂ سحری ہے نہ آہِ نیم شبی ہے

مفاعلن فعلاتن مفاعلن فعلاتن

(مرزا غالبؔ)

کسی کو ہرگز اپنا نہ جانیوا ے شادؔ

مفاعلن مفعولن مفاعلن فعلان

کہ دشمن جاں ہوتا ہے بھائی بھائی کا

مفاعلن مفعولن مفاعلن فعلن

(شادؔ بدایونی)

کسی کا جاہ وثروت نظر نہیں آتا

مفاعلن مفعولن مفاعلن فعلن

خراب ہو جیو خانہ یہ خود نمائی کا

مفاعلن فعلاتن مفاعلن فعلن

(شاؔد بدایونی)

وہ چیز جس کے لئے ہم کو ہو بہشت عزیز

مفاعلن فعلاتن مفاعلن فعلان

سوائے بادۂ گلفام مشک بو کیا ہے

مفاعلن فعلاتن مفاعلن فعلن

(مرزا غالبؔ)

بحر جدید

تقریب: بحر جدید اُردو میں اتنی کم استعمال ہوئی ہے کہ عروض کی کچھ کتابیں اس کے بیان کو غیر ضروری گردانتی ہیں۔ اس بحر میں کہی ہوئی غزلوں کی نشاندہی بھی نہایت صبر آزما کام ہے۔ یہاں بحر جدید پر مختصر گفتگو کی جائے گی۔ اس کی سب مثالیں مختلف کتابوں سے مستعار ہیں۔

جدید۔ا: تفعیل

بحر جدید کی تفعیل حسب ذیل ہے:

فاعلاتن فاعلاتن مستفعلن

جدید۔۲: زحافات

بحرجدید کے زحافات درج ذیل ہیں:

(۱) فعلاتن (۲) فاعلاتُ (۳) مفاعلن (۴) مفعولن (۵) مستفعلان

جدید۔۳: تفاعیل

بحرجدید کی مختلف تفاعیل نیچے دی جارہی ہیں۔ان میں سے چند کی مثالیں مع تقطیع کے دی جائیں گی۔

(۱) فاعلاتن فاعلاتن مستفعلن

(۲) فاعلاتن فاعلاتن مستفعلان

(۳) فعلاتن فعلاتن مفاعلن

جدید۔۴: اشعار کی تقطیع

لے گیا وہ بے مروت آرامِ دل

فاعلاتن فاعلاتن مستفعلن

کچھ نہیں باقی رہا اب جز نامِ دل

فاعلاتن فاعلاتن مستفعلن

تجھے لازم ہے تغافل یہ ساقیا

فعلاتن فعلاتن مفاعلن

مۓ عشرت سے تہی ہے ایاغِ دل

فعلاتن فعلاتن مفاعلن

ترے قد سے ہے بس اب خجل

فعلاتن فعلاتن مفاعلن

تری زلفوں سے ہمیشہ ہے شب خجل

فعلاتن فعلاتن مفاعلن

(لا اعلم)

جو کبھی ایک گھڑی ہاں بھی ہو گئی

فعلاتن فعلاتن مفاعلن

تو رہی پھر وہی دو دو پہر نہیں

فعلاتن فعلاتن مفاعلن

(سید انشا)

اعتبار کچھ تو رکھو (لا اعلم) اتنے بدگماں مت ہو

فاعلات مستفعلان فاعلات مستفعلان

بحرِ وافر

تقریب:

وافر۔۱ : تفعیل

مفاعلتن مفاعلتن مفاعلتن مفاعلتن

وافر۔۲ : زحافات

(۱) مفتعلن (۲) مفاعیلن (۳) فعولن (۴) مفاعلن (۵) مفاعیلُ (۶) فاعلن

(۷) مفعولُ (۸) فعولُ

وافر۔۳ : تفاعیل

(۱) مفاعلتن مفاعلتن مفاعلتن

(۲) مفاعلتن مفاعلتن فعولن

(۳) مفاعلتن فعولن

(۴) مفاعیلن مفاعلتن فعولن

(۵) مفاعلن مفاعلتن فعولن

وافر:۴ : اشعار کی تقطیع

فراق کی شب نہ ہو گی سحر اجل سے کہو کہ آئے ادھر

عذاب میں ہوں نجات ملے کہاں تلک اب سہوں میں ستم

مفاعلتن مفاعلتن مفاعلتن مفاعلتن

(اکبرالہ آبادی)

ڈرا کے کہا بھلا بے بھلا خفا جو ہوا ذرا وہ صنم

مفاعلتن مفاعلتن مفاعلتن مفاعلتن

مرا ابھی ذرا گلہ نہ رہا ہنسا جو گیا مجھے یہ ستم

مفاعلتن مفاعلتن مفاعلتن مفاعلتن

بحر قریب

تقریب:

قریب۔ا: تفعیل

مفاعیلن مفاعیلن فاعلاتن

قریب۔۲: زحافات

(ا)مفاعیلن (۲)مفاعیلُ (۳) مفعولن (۴) مفعولُ (۵) فاعلن (۶) فاعلان

(۷)فاعلیان

قریب۔۳ : اشعار کی تقطیع

وہ بھی اک دَور تھا جس میں خوشدلی سے

مفاعیلن مفاعیلن فاعلاتن

نہ کی میں نے کبھی تیری میہمانی

مفاعیلن مفاعیلن فاعلاتن

(عبدالعزیز خالدؔ)

ترے غم میں پیارے نکل گیا دل

مفاعیلُ مفاعیلُ فاعلاتن

شرارے سے ہے فرقت کے جل گیا دل

مفاعیلُ مفاعیلُ فاعلاتن

دکھ بھگتے اس عشق کی بدولت

مفعولن مفعولُ فاعلاتن

مدت تک نہ پائی ہم نے راحت

مفعولن مفعولُ فاعلاتن

میری یہی تفریح و دل لگی ہے

مفعولُ مفاعیلُ فاعلاتن

کرتی ہی رہوں تیری انتظاری

مفعولُ مفاعیلُ فاعلاتن

(عبدالعزیز خالدؔ)

کروں شکوہ شکایت نہ کیوں بھلا

مفاعیلُ مفاعیلُ فاعلن

مرے غم سے اسے ہے خبر نہیں

مفاعیلُ مفاعیلُ فاعلن

کیوں چاک گریباں گل نہ ہو

مفعولُ مفاعیلُ فاعلن

ہے تنگ قبائے شکست رنگ

مفعولُ مفاعیلُ فاعلان

ـ ـ ـ ـ ـ ـ ـ ـ ـ ـ ـ ـ ـ

اس شوخ سے پیدا ہو کیسے ربط

مفعولُ مفاعیلُ فاعلان

گستاخ ہیں ہم اور وہ بدمزاج

مفعولُ مفاعیلُ فاعلان

ـ ـ ـ ـ ـ ـ ـ ـ ـ ـ ـ ـ

کیوں کرتا ہے مجھ کو یار رُسوا

مفعولُ مفاعیلُ فاعلاتن

پھر تجھ کو ملے گا نہ مجھ سا شیدا

مفعولُ مفاعیلُ فاعلاتن

ـ ـ ـ ـ ـ ـ ـ ـ ـ ـ ـ ـ ـ ـ ـ

بحر مقتضب

تقریب:

مقتضب ۔ا : تفعیل

مفعولات مستفعلن مفعولات مستفعلن

مقتضب۔۲ : زحافات

(۱)مفاعیلُ (۲)فاعلات (۳)مفتعلن (۴) مفعولن (۵) مفتعلان (۶)فاعلن

(۷)فاعلان

مقتضب۔۳ :تفاعیل

(۱) مفعولاتُ مستفعلن مفعولاتُ مستفعلن

(۲) فاعلاتُ مفتعلن فاعلاتُ مفتعلن

(۳) فاعلاتُ مفعولن فاعلاتُ مفتعلن

(۴) فاعلاتُ مفتعلن فاعلاتُ مفعولن

(۵) فاعلاتُ مفعولن فاعلاتُ مفعولن

(۶) فاعلاتُ مفعولن فاعلاتُ مفعولان

(۷)فاعلاتُ مفتعلان فاعلاتُ مفعولن

(۸) فاعلاتُ مفعولان فاعلاتُ مفعولن

مقتضب۔۴ :اشعار کی تقطیع

مے وہ کیوں بہت پیتے بزمِ غیر میں یارب

فاعلاتُ مفعولن فاعلاتُ مفعولن

آج ہی ہوا منظور اُن کا امتحاں اپنا

فاعلاتُ مفعولن فاعلاتُ مفعولن

(مرزا غالبؔ)

یار بے وفا سے ہمیں کب امید وصل ہوئی

فاعلاتُ مفتعلن فاعلاتُ مفتعلن

شوخ دلربا سے ہمیں کب امید وصل ہوئی

فاعلاتُ مفتعلن فاعلاتُ مفتعلن

پیچ وتاب زلف بتاں بیقرار کرو مرا

فاعلاتُ مفتعلن فاعلاتُ مفتعلن

سبنل ریاض جناں بیقرار کرو مرا

فاعلاتُ مفتعلن فاعلاتُ مفتعلن

بغیر رشک پری کب خوش آئی سیر چمن

فاعلاتُ مفتعلن فاعلاتُ مفتعلن

گل ہو خار دل کو مرے دیتے ہیں زیادہ الم

فاعلاتُ   مفتعلن فاعلاتُ مفتعلن

ـــــــــــــــــــــ

کارگاہ ہستی میں لالہ داغ ساماں ہے

فاعلاتُ مفعولن فاعلاتُ مفعولن

برق خرمن راحت خون گرم دہقاں ہے

فاعلاتُ مفعولن فاعلاتُ مفعولن

☆☆☆☆☆

حاشیہ: